سوال

(07) سنتِ فجر کے بعد لیٹنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

سنتِ فجر کے بعد کروٹ پر لیٹنے کے بارے میں علماء دین ومفتیان شرع متین کیا فرماتے ہیں کہ ایسا کرنا فرض ہے یا واجب یا سنت یا مستحب؟ بینوا بالدلیل توجروا لکم الثواب

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سنتِ فجر کے بعد داہنی کروٹ پر لیٹنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے اور ترک بھی ثابت ہے، سو یہ فعل مستحب ہوا۔ کیونکہ مستحب اس فعل کو کہتے ہیں جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کیا ہوا اور کبھی چھوڑ دیا ہو۔

(عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی رکعتی الفجر اضطجع علی شقه الایمن) (رواہ البخاری)([1])

"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی دو رکعت (سنت) پڑھتے تو داہنی کروٹ پر لیٹ جاتے۔"

(وعن عائشة رضی اللہ عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا صلی فان کنت مستیقظة حدثنی والا اضطجع حتی یؤذن للصلاة) (رواہ البخاری)([2]))

"حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے اور میں بیدار ہوتی تو مجھ سے گفتگو کرتے، وگرنہ لیٹ جاتے تا آنکہ نماز کے لئے اذان دی جاتی۔"

معلوم ہوا کہ اس فعل کو فرض یا واجب کہنا صحیح نہیں ہے اور بدعت کہنا بھی درست نہیں ہے، بلکہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ترک بھی ثابت ہے تو واجب یا فرض کیونکر ہوسکتا ہے واجب وفرض کا ترک تو ناجائز ہے۔ چنانچہ امام بخاری رحمة اللہ علیہ نے عدم وجوب پر ایک باب قائم کیا ہے کہ:

(باب "من تحدث بعد الرکعتین فلم یضطجع"... أشار بہذہ الترجمة الی انہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یکن یداوم علیہا وبذلک احتج الأئمة علی عدم الوجوب، وحملوا الأمر الوارد بذلک فی حدیث أبی ہریرة عند ابی داود وغیرہ علی الاستحباب) (فتح الباری 3/43، ابوداود 1/179)

"جو کوئی فجر کی دو سنتوں کے بعد گفتگو کرے اور نہ لیٹے" اس ترجمہ الباب سے یہ ثابت کیا ہے کہ آپ اس فعل پر دوام اختیار نہیں کرتے تھے، اس سے ائمہ کرام نے عدم وجوب پر

دلیل لی ہے اوراس ضمن میں ابوداؤداوراس کے علاوہ سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے "امر" منقول ہے۔جسے استحباب پر محمول کیا ہے۔(فتح الباری)

سوابوداؤدوغیرہ میں جوبصیغہ امرارشادفرمایاہے اس امر سے استحباب مرادلیناہی لازم آتاہے،ورنہ حدیث ماقبل سے تطبیق ممکن نہ ہوگی۔

اوراسی طرح جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ فعل ثابت ہے توبدعت کیونکر ہوسکتاہے اورجن بزرگانِ دین سے اس فعل کاانکارورد ثابت ہے اس کی وجہ سے ہے کہ ان کویہ حدیث نہیں ملی ورنہ کوئی مسلمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کاکیونکررد کرسکتاہے چہ جائیکہ بندگانِ دین اس کاردکریں۔

حضرت عبداللہ بن مسعودرضی اللہ عنہ کاانکار:

حضرت عبداللہ بن مسعودرضی اللہ عنہ کااس فعل کے استحباب سے انکار کے متعلق حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فتح الباری میں رقمطرازہیں:

(واماانکارابن مسعودالاضطباع وقول ابراہیم النخعی ہی ضجعۃ الشیطان،کماأخرجہماابن ابی شیبۃ فہومحمول علی انہ لم یبلغہماالأمربفعلہ) (فتح الباری 3/43)

"سوحضرت عبداللہ بن مسعودرضی اللہ عنہ کالیٹنے سے انکاراورابراہیم النخعی رحمۃ اللہ علیہ کایہ قول کہ یہ شیطان کالیٹناہے جیساکہ یہ ابن ابی شیبہ نے روایت کیاہے یہ اس پر محمول کیا جائے گاکہ ان دونوں حضرات تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کاعمل نہ پہنچاہوگا۔"

اوربعض کایہ کہناکہ یہ فعل تہجدگزارکے ساتھ خاص ہے،بلادلیل ہے،کیونکہ تخصیص بلادلیل نہیں ہوسکتی۔کمالایخفی   واللہ اعلم

قدنمقہ العاجز/محمدیسین الرحیم آبادی ثم العظیم آبادی وعفی عنہ سیآتہ۔

اسمائے گرامی مؤیدین علماء کرام:

المجیب مصیب۔محمدحسین خان خورجوی۔

جواب ھذاصحیح ہے۔مستحب کوبدعت کہنانہایت مذموم ہے۔حسبنااللہ بس حفیظ اللہ۔

محمدعبدالسلام غفرلہ۔1399ھ

عبدالرؤف 1303 بہاری

ابومحمدعبدالحق 1205 لودیانوی

خادم شریعت رسول الاداب ابومحمدعبدالوھاب 1300 الفنجابی الجھنکوی نزیل الدلہی۔

محمدطاہر 1304ھ سلہٹی

---

[1](فتح الباری 1/626،مسلم 1/508،مصابیح السنۃ 1/422)

[2]فتح الباری کتاب الوتر حدیث 1160، مسلم 1/508، مصابیح السنہ 1/421، شرح السنہ بغوی 4/7

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ نواب محمد صدیق حسن

صفحہ: 149

محدث فتویٰ